16 اکتوبر 2020ء

گورنر اسٹیٹ بینک نے زرِ مبادلہ کی ضوابطی منظوری کی ڈجیٹائزیشن کا افتتاح کر دیا

بینک دولت پاکستان کے گورنر ڈاکٹر رضا باقر نے زرِ مبادلہ سے متعلق کیسوں کے اندراج کے لیے شروع سے آخر تک ڈجیٹائزیشن پر اسیس والے ''زرِ مبادلہ کی منظوری کے ضوابطی نظام'' (ریگولیٹری اپروول سسٹم- آر اے ایس) کا آج کراچی میں ایک تقریب میں افتتاح کر دیا۔ گورنر باقر کی دعوت پر وزیر اعظم کے مشیر برائے ادارہ جاتی اصلاحات اور کفایت شعاری ڈاکٹر عشرت حسین اور گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے تقریب میں کلیدی خطاب کیا۔

اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ کاروباری برادری اور عام افراد زرِ مبادلہ سے متعلق اپنی درخواستوں کے لیے بینکوں سے جو رجوع کرتے ہیں اس کے لیے انہیں مکمل ڈجیٹل پلیٹ فارم مہیا کیا جائے۔ اس طرح زرِ مبادلہ کے آپریشنز کاغذی درخواستوں سے الیکٹرانک اندراج میں بدل جائیں گے جو نہ صرف کارگر طریقہ ہے بلکہ کم لاگت بھی ہے۔ یہ پیش رفت حکومت پاکستان کے ''ڈجیٹل پاکستان'' سے متعلق وژن سے بھی ہم آہنگ ہے۔

شرکا کو خوش آمدید کہتے ہوئے ڈپٹی گورنر جناب جمیل احمد نے اسٹیٹ بینک کے "نالج مینجمنٹ پروگرام" کا، جو اسٹیٹ بینک میں فیصلہ سازی کے عمل کو ڈجیٹل صورت دینے کا ایک پروگرام ہے، مختصر جائزہ پیش کیا۔ ڈپٹی گورنر نے بتایا کہ زرِ مبادلہ کے لین دین سے کاروباری اداروں اور ملک دونوں کے لیے زر اور ساکھ کا سرحد پار اکتشاف (exposure) جنم لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا خوب اچھی طرح سے انتظام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ غیر ضروری خطرات سے بچا جاسکے۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ اس مسئلے کے حل، کاغذ پر پراسیس سے متعلق ناگزیر مسائل دور کرنے اور اسٹیک ہولڈرز کو خدمات کی بروقت فراہمی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنے ''نالج مینجمنٹ سسٹم'' کے تحت یہ آن لائن پلیٹ فارم بنایا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر رضا باقر نے اپنے خطاب میں اسٹیٹ بینک کے ان مختلف اقدامات کا ذکر کیا جو اسٹیٹ بینک میں اور بینکنگ انڈسٹری میں ڈجیٹلائزیشن کے لیے، اور ملک میں کاروبار کرنے کا ماحول مزید سہل بنانے کے لیے کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک کئی سرکاری اور نجی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے تاکہ "جی ٹو پی" اور "پی ٹو جی" مختلف ادائیگیوں کے لیے متبادل ڈیلیوری چینلز فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مائکرو پیمنٹ گیٹ وے کا کام اگلے مراحل میں ہے جس سے ملک میں پیمنٹ کی سہولتوں میں انقلابی تبدیلی آجائے گی۔

انہوں نے زرِ مبادلہ کے محاذ پر اپنا وژن بتاتے ہوئے کہا کہ زرِ مبادلہ کے نظام کو مزید آزاد کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ اس نے زرِ مبادلہ سے متعلق درخواستوں کا کام بینکوں کے حوالے کیا۔ اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیرون ملک سے خدمات کے حصول کے لیے ادائیگیوں میں آسانی فراہم کی جائے، جس کے لیے اسٹیٹ بینک کے ساتھ کنٹریکٹ کی ایک بار رجسٹریشن درکار ہوگی، اس کے بعد بینکوں کے ذریعہ آنے والی تمام ادائیگیوں کی ترسیل، ڈیجیٹل سروس فراہم کرنے والوں سے خدمات کے حصول کے لیے بینکوں کے ذریعے براہ راست ادائیگی شامل ہے جو سالانہ دو لاکھ ڈالر تک ہے جس کے لیے اسٹیٹ بینک سے کسی پیشگی اجازت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس میں بیرون ملک سے نجی شعبے کے ذریعے حاصل کردہ فارن کرنسی قرضوں کی رجسٹریشن بھی شامل ہے، جس سے برآمد کنندگان کو یہ سہولت ہوگی کہ وہ برآمدی رقم کی وصولی کے حوالے سے سابقہ کارکردگی سے متعلق کچھ شرائط کی تعمیل کرتے ہوئے 'اوپن اکاؤنٹ' کی بنیاد پر سامان بھیجنے کی اجازت حاصل کر سکتے ہیں۔

آخر میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کمرشل بینکوں کے پورٹل کے ذریعے پراسیس کی ایک سرے سے دوسرے سرے تک ڈجیٹلائزیشن صارفین کو اس قابل بنائے گی کہ وہ زرِ مبادلہ سے متعلق اپنی درخواستیں اپنی سہولت کے مطابق کسی بھی مقام سے جمع کرا سکیں، اس طرح سابقہ کاغذاتی پراسیس میں خرچ ہونے والا ان کا قیمتی وقت بچ سکے گا۔ گورنر باقر نے اسٹیٹ بینک کے افسران کے ساتھ ساتھ بینک صدور اور افسران کی کوششوں کو سراہا جس سے یہ ڈجٹائزیشن ممکن ہوئی۔ اس کے علاوہ کورونا کے دوران معیشت کو سہارا دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی دیگر حالیہ اسکیمیں بھی ممکن بنائی گئیں۔

تقریب کے مہمانِ خصوصی ادارہ جاتی اصلاحات اور کفایت شعاری پر وزیر اعظم کے مشیر ڈاکٹر عشرت حسین نے اپنے خطاب میں "زرِ مبادلہ کی منظوری کے آن لائن ضوابطی نظام" کے آغاز پر اسٹیٹ بینک کو مبارکباد دی اور توقع ظاہر کی کہ یہ سسٹم زرِ مبادلہ کے دائرے میں سرگرمیوں کی انجام دہی میں کارگذاری، شفافیت اور سہولت بڑھائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ڈجیٹل پاکستان کے بارے میں حکومت کے وژن کو بیان کیا، حکمت عملی کے بنیادی ستون اجاگر کیے جن میں کنکٹی وٹی کو مستحکم بنانا، ڈجیٹل / ٹیکنالوجیکل انفراسٹرکچر کو بہتر کرنا، ڈجیٹل مہارتوں میں سرمایہ کاری بڑھانا، اور اختراعاتی اور ٹیکنکل انٹرپرینورشپ کو فروغ دینا شامل ہے۔ انہوں نے ان چاروں شعبوں میں حکومت کے مختلف اقدامات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا، جس میں کلیدی اہمیت نیشنل انکیوبیشن کے پانچ مراکز کے قیام کو حاصل ہے۔ انہوں نے ڈجیٹلائزیشن کو فروغ دینے میں بینکنگ انڈسٹری کے کردار پر زور دیا اور ڈجیٹل پاکستان کے نفاذ میں درپیش چیلنجوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے بینکاری صنعت کو ڈیٹا بیس کی کوریج اور استعمال کا از سرِ نو جائزہ لینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرکاری اور نجی شعبے کے متعلقہ اداروں کو ڈیٹا کی سستی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ پچھلے ایک عشرے میں انٹرپرینورشپ کے مراکز، شروعاتی منصوبوں کی تربیت اور تشہیر کے لیے ایکسیلیٹرز اور انکیوبیٹرز کے پھیلاؤ کا سلسلہ جاری ہے لیکن وینچر کیپٹل فنڈز، اینجل فنڈز اور رسک شیئرنگ فنانسنگ کے دیگر طریقوں کی تعداد میں نتیجہ خیز اضافہ نہیں ہوا ہے۔ ایسے فنڈز کی عدم موجودگی میں جو فائدہ مند مواقع کا پتہ لگانے اور ان میں داؤ لگانے کے قابل ہوں، صرف فیملی، دوست اور دوسرے لوگ ان منصوبوں کو برقرار نہیں رکھ پائیں گے۔ وینچر کیپٹل فنڈز عام طور پر دولت مند افراد قائم کرتے ہیں جنہوں نے کہیں اور پیسہ کمایا ہوتا ہے اور اب وہ بلند خطرے اور بلند انعام والی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ بڑے کاروباری اداروں اور بلند مالی حیثیت والے افراد کو ایسے شروعاتی اداروں میں مدد اور سرمایہ کاری کے لیے آگے آنے کی ضرورت ہے، جو مستقبل کے روشن امکانات رکھتے ہیں اور معیشت کی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

اس تقریب میں اسٹیٹ بینک / ایس بی پی بی ایس سی، بینکوں، ایوانِ صنعت و تجارت اور کاروباری برادری کے نمائندوں سمیت اہم اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔

****